نعم الانتباہ لرفع الاشتباہ

انگوٹھے چومنے کا بیان

از معلم ابراہیم (مدرس وخطیب)

مسجد جامع جزیرۂ معمورۂ بمبئ

اردو ترجمہ مولوی محمد یونس

الحافظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ المتعالی عن الاحیاز والقیاس المنزہ عن الاعراض والاجناس والصلوٰۃ والسلام علی من بہ کنا خیر امۃ اخرجت للناس وعلی الہ واصحابہ الذین ہم للدین اساس امّا بعد فلما الفت نبذۃ المسائل الفقہیہ من ربع العبادات الدینیہ و البستہا لباس الھندیۃ لینتفع بہا من لم یلبس العربیۃ وذکرت فی المسئلۃ اذانیۃ یحب ان یضع الابھامین والسبابتین بعد تقبیلھما علی العینین عند قول الموذن اشہد ان محمداً رسول اللہ حصل النکیر من بعض المتوسمین بعلم الاحادیث النبویہ الذی ما احاط بہا احاطۃ کلیۃ وزعم معرفۃ طرقہا ولم یلمس بہا لمسائل یخبط بہا کخبط العشواۤ طلب منی فی جواز ذلک السند وقال ما رایت ذلک فی الکتب ولا سمعت من احد مع انہ ما احتفل محافل الفحول ولا عزعلی ما فی الدنیا من النقول ومعلوم کل من لہ البصر ان احصاء نقول ما فیہا خارج عن حوزۃ البشر فجمعت لہ ما وقفت علیہا من المرویات مما روتہا افواہ الثقات لتکون نافعۃ لمن القی السمع وھو شہید دافعۃ لاشتباہ من ھو عن الحق فعید وسمیتہا نعم الانتباہ لرفع الاشتباہ واللہ الموفق من اراد من العباد الی سبیل الرشاد لانہ لطیف بالعباد کریم جواد قال السخاوی رحمہ اللہ فی کتابہ المقاصد الحسنہ فی کثیر من الاحادیث المشتھرۃ علی الالسنہ مسح العینین بباطن انملتی السبابتین بعد تقبیلہما عند سماع قول المؤذن اشہد ان محمداً رسول اللہ مع قولہ اشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا و بمحمد صلی اللہ علیہ وسلم نبیا ذکرہ الدیلمی فی الفردوس من حدیث ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ لما سمع قول المؤذن اشہد ان محمداً رسول اللہ قال ھذا وقبل باطن الانملتین السبابتین ومسح عینیہ فقال صلی اللہ علیہ وسلم

من فعل مثل ما فعل خلیلی فقد حلّت له شفاعتی ولا یصح وکذا اما اورده ابو العباس
احمد بن ابی بکر الرداد الیمانی فی کتابہ موجبات الرحمہ وعزایم المغفرۃ لسند فیہ
مجاہیل مع انقطاعہ عن الخضر علیہ السلام انہ قال من قال حین یسمع المؤذن اشہد
ان محمّداً رسول اللہ مرحبا بحبیبی وقرۃ عینی محمّد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم
یقبل بابہامیہ ویجعلہما علیٰ عینیہ لم یعم ولم یرمد ثم روی بسند فیہ من اعرفہ عن
اخی الفقیہ محمد بن البابا فیما حکی عن نفسہ انہ ھبت ریح فوقعت منہ حصاہ فی
عینیہ واعیاہ خروجہا والمتہ اشد الالم وانہ لما سمع الموذن یقول اشہد ان محمّداً
رسول اللہ قال ذلک فخرجت الحصاۃ من فورہ قال الرداد ھذا یسیر فی جنب فضائل
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحکی الشمس محمد بن صالح المدنی امامہا وخطیبہا
عن المجد احد القدماء من المصریین انہ سمعہ یقول من قال صلّی اللہ علیہ وسلم اذا
سمع ذکرہ فی الاذان وجمع اصبعیہ المسبحہ والابہام وقبلہما ومسح بہما عینیہ لم
یرمد قال ابن صالح وسمعت ذلک من الفقیہ محمد الزندی عن بعض شیوخ
العراق والعجم وانہ یقول عند ما یمسح عینیہ صلّی اللہ علیک یا سیدی یا رسول
اللہ یا حبیب قلبی ونور بصری ویا قرۃ عینینی وقال کل منہما منذ فعلتہ لم
ترمد عینی قال ابن صالح وانا واللہ الحمد والشکر منذ سمعت منہما استعملتہ فلم ترمد
عینی وارجوان عافیتہما تدوم وان اسلم من العمیٰ انشآء اللہ تعالیٰ قال وروی عن
الفقیہ محمد بن سعید الخولانی قال اخبرنی الفقیہ الزاھد البلالی عن الحسن رضی اللہ
تعالیٰ عنہ انہ من قال حین یسمع المؤذن یقول اشہد ان محمّداً رسول اللہ مرحبا
بحبیبی وقرۃ عینی محمد ابن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقبل ابہامیہ وجعلہما علی
عینیہ لم یعم ولم یرمد وقال الطاوسی انہ سمع الشمس محمد بن نصر البخاری خواجہ
حدیث من قبل عند سماعہ من المؤذن کلمۃ الشہادۃ ظفری ابہامیہ ومسحہما علیٰ عینیہ

وقال

وقال عند اللبس اللهم احفظ حدقتی ونورهما ببرکۃ حدقتی محمد صلی اللہ علیہ وسلم و
نورھما الربیع ولا یصح فی المرفوع من کل ھٰذا شیٔ انتہی فاذا لم یصح فی المرفوع من ھذا
لا یخلوا عن الضعف والضعیف یستعمل فی فضائل الاعمال کما ھو مُبین فی اصول الحدیث
قال الشیخ محمد طاھر الپتنی فی موضوعاتہ والضعیف ما لم یجتمع فیہ شرط الصحۃ
والحسن ویجوز عند العلماء التساھل فی اسانید الضعیف بلا شرط بیان ضعفہ فی الوعظ
والقصص والفضائل لا فی صفات اللہ تعالیٰ والحلال والحرام قیل مذھب النسائی
ان یخرج عن کل من لم یجمع علیٰ ترکہ وکذا ابوداؤد کان یخرج الضعیف اذا لم یجد
فی الباب غیرہ ویرجحہ علی الرای انتہیٰ فان قلت کیف یجوز العمل بالحدیث الضعیف
مع انہم لا یتساھلون فیہ الا فی فضائل الاعمال لا فی نفس العمل قلت ویجوز العمل
بالحدیث الضعیف ان لم یشتد ضعفہ وحدیث الدیلمی لیست فیہ شدۃ الضعف
کما سیاتی اعتضادہ قریبًا بل صحیح رفعہ الی الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ العلامۃ
الملا علی القاری فی کلامہ الاتی قال شیخ المتاخرین العلامۃ شہاب الدین احمد بن
الحجر المکی فی تحفتہ ومن شرط العمل بالحدیث الضعیف ان لا یشتد ضعفہ انتہی وکذا
فی تحفۃ المبین شرح الاربعین لہ وفی النہایۃ للعلامۃ الرملی وایضًا کثیرًا ما یذکرون
لفظۃ فضائل الاعمال ویعنون بہا نفس العمل کما ذکرہ العلامۃ المحدث الملقن سراج
الدین بن ابی جعفر عمر الانصاری الشہیر بابن الملقن فی عجالتہ تحت قول المنہاج
وحذفت دعاء الاعضاء اذ لا اصل لہ قلت لا بل لہ طرق وفضائل الاعمال یتسامح
فیہا وھی موضحۃ فی تخریجی لاحادیث الرافعی والوسیط انتہی وکذا فی النہایۃ
للعلامۃ الرملی والمحلی للعلامۃ جلال الدین المحلی وغیرھم فاذکروا رحمہم اللہ تعالیٰ
لفظ فضائل الاعمال وعنوا بہا نفس العمل لان الدعاء نفس العمل کما ھو ظاھر ولما
رای السخاوی رحمہ اللہ تعالیٰ فیما رواہ الدیلمی ضعفًا ایدہ بتائیدات لیتقوی

منہا حدیث ابی العباس احمد بن ابی بکر الرداد الیمانی وھو من اجل العلماء الشافعیہ
عن الخضر علیہ السّلام منقطعا ومنہا حدیث الفقیہ محمد بن سعید الخولانی عن الحسن
رضی اللہ تعالیٰ عنہ ومنہا حدیث الطاؤسی ومنہا بجربات فحول العلماء کالفقیہ محمد بن
البابا والشمس محمد بن صالح المدنی امامہا وخطیبہا والمنقطع من اقسام الضعیف کما ھو
مذکور فی بابہ قال الشیخ محمد طاھر المذکور فی موضوعاتہ والمنکر اذا تعددت طرقہ
ارتقی الی درجۃ الضعیف القریب بل ربما ارتقی الی الحسن انتھی فاذا کان المنکر
بتعدد طرقہ یرتقی الی درجۃ الحسن فالضعیف والمنقطع اولیٰ وقول السخاوی رحمہ
اللہ تعالیٰ لا یصح فی المرفوع من کل ھذا شیٔ وقولہ لسند فیہ مجاھیل لا یلزم منہا وضع
الحدیث کما قال الشیخ محمد طاھر فی کتابہ المذکور نا قلا عن اللآلی قال الزرکشی بین
قولنا لم یصح وقولنا موضوع بون کثیر فان الوضع اثبات الکذب والاختلاف وقولنا
لم یصح لا یلزم منہ اثبات العدم وانما ھو اخبار من عدم الثبوت وقال ایضا لا یلزم
من جہل احد فی السند وضع حدیثہ انتھی ویوید ذلک ما ذکر العلامۃ الملّا
علی القاری فی موضوعاتہ مسح العینین بباطن انملتی السبابتین بعد تقبیلہما
عند سماع قول الموذن اشہد ان محمّدًا رسول اللہ مع قولہ اشہد ان محمّدًا عبدہ
ورسولہ رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینًا وبمحمّد صلی اللہ علیہ وسلم نبیًا ذکرہ
الدّیلمی فی الفردوس من حدیث ابی بکر الصّدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال من فعل ذالک فقد حلّت لہ شفاعتی قال السخاوی لا یصح
واوردہ الشیخ احمد الرداد فی کتابہ موجبات الرحمۃ لسند فیہ مجاھیل انقطاعہ
انقطاعہ عن الخضر علیہ السّلام وکلما یروی فی ھذا فلا یصح رفعہ البتۃ قلت
واذا ثبت رفعہ الی الصّدیق فیکفی للعمل بہ لقولہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم لسنتی
وسنۃ الخلفاء الرّاشدین انتھی فاذا ثبت رفعہ الی الصّدیق رضی اللہ

عنہ کان ذالک منہ و بافضلا عن ان یکون بدعۃ لحدیث علیکم بسنتی وسنۃ
الخلفاء الرّاشدین وفی المحیط البرہانی قیل ان النبیّ صلّی اللہ علیہ وسلم دخل
المسجد فی عشر المحرم فجلس عند الاسطوانہ وجلس ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلفہ
فقام بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ یوذن فلما بلغ اشہد ان محمدًا رسول اللہ قبل ابوبکر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابہامیۃ ووضعہما علیٰ عینیہ وقال قُرۃ عینی بک یا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فلما فرغ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ من الاذان قال صلی اللہ علیہ
وسلم یا ابابکر من فعل مثل ما فعلت غفر اللہ لہ عشر الف ذنبا من الکبائر وفی روایۃ
غفر اللہ لہ ذنوبہ جدیدۃ کانت او قدیمۃ عمدًا او خطاءً انتہیٰ وفی جامع الرّموز
اعلم انہ یستحب ان یقال عند سماع الاولیٰ من الشہادۃ صلی اللہ علیک یارسُول اللہ
وعند سماع الثانیۃ منہا قرۃ عینی بک یارسول اللہ ثم یقال اللہم متعنی بالسّمع والبصر
بعد وضع ظفر الابہامین علیٰ عینین فانہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون قایدًا لہ الی
الجنۃ انتہیٰ وفی فتاوی الغرایب اذا قال الموذن اشہد انّ محمّدا رسول اللہ اولا
یقول السامع صلی اللہ علیک یا رسول اللہ واذا قال ثانیا یقول السّامع قرۃ عینی بک
یارسول اللہ ویضع ابہامیہ علیٰ عینیہ ویقول اللّٰہم متعنی بالسّمع والبصر وفی الحدیث
من سمع اسمی فی الاذان ووضع ابہامیہ علیٰ عینیہ فانا طالبہ فی صفوف القیمۃ و
قائدہ الی الجنۃ انتہیٰ ھذہ ما اطلعت علیہ من النقول المرویۃ عن افواہ الفحول
فمن لم یرض بہا فعلیہ ان یاتی بمنع ذالک من الشارع ولو ضعیفا واللہ اعلم بالصواب والیہ
المرجع والمآب وارجوا منہ العفو والغفران والتجاوز عن عثرۃ الجنان واللسان وزلۃ
الاقدام والبیان والاختتام علیٰ حسن الشان یوم لا ینفع مال ولا بنون ولا والدان
لانہ کریم حلیم رؤف رحیم ذوالامتنان وصلی اللہ علیٰ خیر خلقہ محمد وعلیٰ آلہ
وصحبہ وسلم والحمد للّٰہ ربّ العالمین اب یہاں سے نعم الانتباہ کا ترجمہ شروع ہوتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمیع حمد وثنا لایق اور سزاوار ہے اللہ و تعالی کو جسکی ذات پاک خیال و قیاس سے برتر ہے اور سب کیفیتون اور اجناس سے نرالی اور باہر اور درود وسلام نازل ہوجیو جناب رسالتمآب پر کہ جنکے طفیلی ہم سب امتون سے بہتر ہوئے کہ سب آدمیون کے بابہین گواہی دینے کیواسطے پیدا ہوئے اور انکی سب آل واصحاب پر جو اس دین متین کے ارکان ہین بعد حمد وصلوٰۃ کے معلوم ہووے کہ جو مسلمان عربی زبان سے واقف نہین اونکے فایدے کے لئے جب مین نے عبادات دینی کے کئی ایک فقہی مسئلے جمع کرکے اون کو ہندوستانی زبان کا لباس پہنا دیا اور ان مسئلون مین یہہ بھی لکھا کہ جب موذن اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہے تب اذان کے جواب دینے والیکو جائز اور درست ہے کہ اپنے دونون ہاتھونکے اور کلمے کی انگلیون کو چومکر اپنے دونون انگوٹھونپر رکھ لے تب کئی شخص جو اپنے تئین محدثون مین گنتے ہین اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم کی حدیثونکی پوری معرفت اور وقفیت حاصل نہوتے بھی اونکو یہہ دعوی ہے کہ ہم تو حدیثونکے طریقے صحیح اور حسن لذاتہ یا لغیرہ ہونیکے اور انکے ضعیف ہونے کے سب طریقے جانتے ہین اور سچ پوچھو تو انکو اصول علم حدیث مین سے تھوڑے سے مسائل بھی معلوم نہین بلکہ جیسے اونٹنی برسات دیکھتے ہی سیدھے پائون بیڈھب حد سے قدم بڑھاتی ہے اسی طرح یہہ بھی حد سے پائون باہر رکھکر ادھر اُدھر بھٹکتے ہین سو ایسے شخص اِس مسئلے کا یعنے انگوٹھے اور کلمے کی انگلیان چومکر دونون آنکھون پر رکھنے کے جایز ہونے کا انکار کر کرا اور مجھ سے اسبات کی سند اور دلیل مانگ کر کہنے لگے کہ ہم نے تو یہہ مسئلہ نہ کسی کتاب مین دیکھا ہے نہ کسی کے منہہ سے سنا ہے اور ان شخصون کا حال تو یہہ ہے کہ وہ معتبر علماؤن کی مجلسون مین کبھی نہین بیٹھے اور دنیا مین جتنی روایتین اور علما کے اقوال ہین ان سب پر بھی حاوی نہین ہوئے اور سب اہل دانش وبینش پر یہہ بات

ظاہر ہے کہ جتنی روایتین اور اقوال دنیا مین ہین ان سب سے واقف ہونا امر محال
ہے اور طاقت بشری سے باہر اسلئے مین نے اُن شخصون کے کہے پر جو جو روایتین معتبر
راویونکی زبانون سے نقل ہوئی اور مجھے معلوم ہین سو سب کی سب جمع کرلئین تاکہ
جو لوگ حضور دل سے کان دہکر سنا کرتے ہین اُن کو فائدہ حاصل ہووے اور جو شخص
حق بات سے دور بیٹھے رہتے ہین اُنکے دلون کے آئینون پر سے شک اور شبہے کا زنگار
محو ہووے اور مٹ جاوے آور نعم الانتباہ لرفع الاشتباہ کرکے مین نے اس رسالہ کا
نام رکھا یعنے شبہہ دور کرنے کے لئے اچھی تنبیہ ہے اور اللہ جل شانہ کے بندون مین
سے جو کوئی سیدھی راہ ڈھونڈھے اُسکو اُسی کی طرف سے توفیق ہوتی ہے کیونکہ بندون
پر اُسکا لطف اور مہربانی بے نہایت ہے سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب مقاصد الحسنہ
فی کثیر من الاحادیث المشتہرۃ علی الالسنہ مین فرمایا ہے کہ جب موذن کو اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
رَسُوْلُ اللّٰہِ کہتے سنے تب اپنی دُونون کلمے کی انگلیان چومکر اُنھین انگلیون کے باطن یعنے
ان دُونون انگلیون کی پیٹ اپنی دُونون آنکھون پر پھرلیوے اور اُسوقت ایسا کہے
کہ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَبِیًّا ترجمہ مین گواہی دیتا ہون کہ محمد مصطفےٰ درود اور سلام ہو جیو اللہ تعالیٰ کی
اُنپر اللہ کے کامل ترین اور بہترین بندے اور اُسکے سچے پیغمبر ہین مین راضی ہون کہ اللہ تعالیٰ
میرا پروردگار ہے اور مسلمانی میرا دین ہے اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میرے
پیغمبر ہین اس بات کو دیلمی نے کتاب فردوس مین جناب ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کی حدیث پر سے بیان کیا ہے سو حدیث یہہ ہے کہ جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ
نے موذن کو کہتے سنا کہ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ تب یہہ یعنے اشہد ان محمدا
عبدہ ورسولہ آخر تک موذن کے جواب مین کہکر دونون کلمے کی انگلیونکی پیٹ کو چومکر
اپنی دونون آنکھونپر پھرلیا اُسوقت جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اب میرے

یار عزیز نے جو کچھ کام کیا ہے ویسا ہی جو کوئی کریگا اسکو البتہ میری شفاعت ہو گی اور
سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ یہہ حدیث صحیح کے درجے کو نہین پہنچتی اور اسیطرح
صحیح کے درجے کو نہین پہنچتی وُہ حدیث کہ جس کو ابو العباس احمد بن ابی بکر ردادیانی
اپنی کتاب بنام موجبات الرحمہ وعزائم المغفرہ مین ایسی اسناد سے لائے ہین کہ جسمین
کئی راوی مجہول الحال ہین اور اسکو خضر علیہ السّلام سے اُسناد منقطع سے روایت
کیا ہے کہ خضر علیہ السّلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی موذن کی زبان سے کلمۂ اَشْہَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ سنتے ہوئے یون کہے کہ مرحبا بحبیبی وقرۃ عینی محمد بن عبد اللہ
صلّی اللہ علیہ وسلم ترجمہ بھلے آئے میرے پیارے میری آنکھون کی ٹھنڈک محمد بن
عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم بس پیچھے اپنے ہاتھون کے دُولون انگوٹھے چومکر اُن کو اپنی دُونون
انکھون پر رکھے تو وہ شخص کبھی اندھا نہین ہونیکا اور اسکی آنکھون کو رمد کی بیماری بھی
نہین ہونیکی یعنے اسکی آنکھین بھی کبھی نہین آئیگی اس پیچھے ابو العباس رداد رحمۃ اللہ علیہ
نے ایک روایت بیان کی ہے اسکی اسناد مین ایک شخص ایسا ہے کہ سخاوی علیہ الرحمہ
فرماتے ہین کہ مین اُسکے احوال سے کبھی واقف نہین ہوا ہون اور روایت فقیہ محمد بن بابا
رحمۃ اللہ علیہ سے ہے کہ اُنھون نے اپنے خود کے احوال مین کہا ہے کہ ایک دن پَوَن جو
چلی ہے تو ایک کنکرا میری آنکھ مین اُڑکے آیا جسکے نکالنے سے مین عاجز ہو گیا تھا اور
مجھے اُس سے بے نہایت درد ہوتا تھا پر جب مین نے موذن کی زبان سے کلمۂ اَشْہَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ سنا تب اوسکے جواب مین وہی کلمہ کہا جو خضر علیہ السّلام سے روایت
ہوا ہے تو فی الفور وُہ کنکرا میری آنکھ سے نکل گیا رداد علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ جناب
رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل کے نسبت یہہ کچھ بڑی بات نہین ہے اور
شمس الدّین محمد بن صالح مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ جو مدینہ منوّرہ زادہا اللہ تعالیٰ شرفا
و تعظیما کے امام اور خطیب تھے اُنھون نے مصر کے قدیم بزرگو نمین ایک بزرگ

مد دالدّین نام کے تھے ان سے نقل کیا ہے کہ مین نے اُن کی زبان سے یون سنا ہے کہ
کوئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک اذان مین سنکر صلی اللہ علیہ وسلم بولے
وراپنی کلمہ کی انگلیون اور انگوٹھونکو اکٹھے ملا کر چومے اوراپنی آنکھون پر پھرلیوے تو
سکی آنکھونکو رمد کی بیماری نہین ہونیکی شمس الدّین بن محمد صالح مدنی نے فرمایا ہے کہ مین نے
یہی بات محمد زندی کی زبان سے سنی کہ وُہ عراق کے یا عجم کے مشایخون سے کوئی شخص
تھے اُن سے نقل کرتے تھے اور یہہ بھی کہتے تھے کہ آنکھون پر انگلیان پھراتے ہوئے بولے
کہ صلی اللہ علیك یا سیّدی یا رسول اللہ یا حبیب قلبی و نور بصری و یا قرۃ عینی
ترجمہ درود بھیجے اللہ تعالی تمپر اے میرے سردار اے خدا کے بھیجے ہوئے اے میرے
دل کے پیارے اور میری بینائی کے نور اور اے میری آنکھون کی ٹھنڈک اور مجد دالدین
مصری اور فقیہ محمد زندی ان دونون مین سے ہر ایک نے کہا ہے کہ جب سے مین یہہ
کام کرنے لگا ہون تب سے میری آنکھون کو رمد کی بیماری کبھی نہین ہوئی شمس الدین محمد
ابن صالح رحمہ اللہ نے فرمایا کہ حمد و شکر خدا کا کرتا ہُون کہ جب سے مین نے یہہ بات ان
دونون بزرگون سے سنی ہے تب سے اسپر عمل کر رہا ہُون اسواسطے میری آنکھونکو رمد کی بیماری
نہین ہوئی اور خدائے جل شانہ سے مجھے امید ہے کہ آخر تک میری آنکھین ایسی ہی رہینگی اور
خدا چاہے تو اندھا ہو جانیسے بھی بچ جاؤنگا اور فقیہ محمد بن سعید خولانی رحمۃ اللہ سے
روایت آئی ہے کہ انھون نے فرمایا کہ مین نے فقیہ زاہد بلالی رحمۃ اللہ علیہ سے
سنا ہے اور اُنھون نے روایت کی امام حسن رضی اللہ عنہ سے کہ انھون نے فرمایا کہ
جو کوئی موذن سے کلمہ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ سنتے ہوئے کہے کہ مرحبا بحبیبی
و قرۃ عینی محمد ابن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوراپنے ہاتھونکے دونون انگوٹھونکو
بوسہ لیکر اپنی دُونون آنکھونپر رکھے تو کبھی اندھا نہو گا اور کبھی اوسکو رمد کی بیماری بھی نہوگی
اور طاؤسی رحمہ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ مین نے شمس الدّین بن نصر بخاری خواجہ سے ایک

حدیث سنی کہ جسکا حاصل یہہ ہے کہ جو کوئی موذن سے کلمۂ شہادت سنتے ہوئے اپنے ہاتھونکے دونو
انگوٹھونکے ناخنونکو بوسہ لیکر انکو اپنی دونون آنکھونپر پھرالیوے اور پھراتے ہوئے کہے
کہ اللّٰھم احفظ حدقتیّ ونوّرھما ببرکۃ حدقتی محمّد صلّی اللہ علیہ وسلّم
ونوّرھما ترجمہ الٰہی بچا رکھ میری دونون آنکھونکی پتلیون کو اور روشن کر اون کو
محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھونکی پتلیونکے اور اونکی روشنائی کے طفیل تو کبھی اندھا
نہین ہونیکا لیکن جو حدیثین اوپر مذکور ہوئی ہین انمین سے کسیکا مرفوع ہونا صحت کو نہین پہنچا
یہان تمام ہوا سخاوی علیہ الرحمہ کا کلام پس جب ان حدیثونمین سے کسیکا مرفوع ہونا صحت کو
نہین پہنچا تو وہ ضعیف ہونیسے خالی نہین اور فضائل اعمال مین حدیث ضعیف پر عمل کرنا جائز
ہے چنانچہ علم اصول حدیث مین اسبات کو علما رحمہم اللہ نے بیان کیا ہے اور شیخ محمد طاہر
پٹنی رحمہ اللہ نے اپنی تذکرۃ الموضوعات مین کہا ہے کہ حدیث ضعیف وہ ہے کہ جس مین
حدیث صحیح اور حدیث حسن ہونے کی سب شرطین پائی نجاوین اور علما رحمہم اللہ تعالےٰ
کے نزدیک حدیث ضعیف کی اسناد بیان کرنے کے درپے ہونا اور اوسکے ضعیف ہونیکا
ذکر نہ کرنا جائز ہے بشرطیکہ وہ حدیث ضعیف وعظ و نصائح مین قصے حکایتون مین یا
عمل کی فضیلتون مین ہو نہ خدائے جل شانہ کی صفتون مین یا کسی چیز کے حلال اور حرام
ہونے کے بیان مین بلکہ بعضے علماؤن سے یون بھی آیا ہے کہ نسائی رحمۃ اللہ تعالیٰ کا
مذہب یہی تھا کہ جس راوی کی حدیث ترک اور بالکل چھوڑ دینے پر محدثونکا اجماع
اور اتفاق نہوتا اس راوی سے حدیث لیا کرتے تھے اور اسی موجب ابوداؤد رحمہ
اللہ تعالیٰ بھی جب انکو کسی باب مین حدیث ضعیف کے سوا کوئی نقلی دلیل نملتی تو اسی
حدیث ضعیف کو دلیل پکڑا کرتے اور اسکو دلیل عقلی پر ترجیح دیا کرتے تھے یہان شیخ محمد طاہر
پٹنی رحمہ اللہ علیہ مصنف مجمع البحار کہ جسکی بابت مولانا شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی رحمہ
اللہ نے رسالہ عجالہ مین یون فرما گئے ہین کہ وبڑی شرح غریب احادیث وجیہات عبارات

آن کتاب مجمع البحار شیخ محمد طاہر بوہرہ گجراتی مغنی ست از جمیع مواد ۱۲ مترجم عفی عنہ اس کا
کلام تمام ہوا اب اگر تو پوچھے کہ حدیث ضعیف پر عمل کرنا کیونکر جائز ہوتا ہے باوجود اسکے
کہ علما رحمہم اللہ درگذر نہین کرتے حدیث ضعیف کی شان مین مگر فضائل اعمال مین نہ خود
عمل مین تو اسکا جواب یون ہے کہ حدیث ضعیف پر عمل کرنا جائز ہے اس شرط سے کہ
وہ نہایت ضعیف نہو اور دیلمی رحمۃ اللہ کی حدیث تو نہایت ضعیف نہین ہے چنانچہ
عنقریب اسکی تائید کی روایتین بیان ہونگی بلکہ اس حدیث کی اسناد حضرت صدیق اکبر
رضی اللہ تعالی عنہ تک پہنچنے کو ملا علی قاری رحمہ اللہ نے صحت کو پہنچایا ہے چنانچہ
اسکے کلام مین آئیگا اور شیخ المتاخرین علامہ شہاب الدین بن حجر مکی رحمہ اللہ تعالی نے
اپنی کتاب تحفہ شرح منہاج نووی مین لکھا ہے کہ حدیث ضعیف پر عمل کرنیکا ایک شرط
ہے کہ وہ حدیث ضعیف نہ ہو یہان شیخ ابن حجر مکی رحمہ اللہ کا کلام پورا ہوا اور شیخ ابن
حجر مکی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب فتح المبین شرح الاربعین مین اور علامہ رملی رحمہ اللہ نے
اپنی کتاب نہایہ شرح منہاج نووی رحمہ اللہ مین بھی ایسا لکھا ہے اس پر بھی بہت جائے
پر ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ علما رحمہم اللہ فضائل کا لفظ کہکر اس سے خود عمل مراد رکھتے ہین
جیسا کہ منہاج کے قول کے نیچے کہ وحذفت دعاء الاعضاء اذ لا اصل لہ یعنے اور
مین نے اعضا کی دعائین نکال ڈالین اس لئے کہ اسکو کچھ اصل نہین علامہ محدث متقن
سراج الدین بن ابی جعفر عمر انصاری مشہور ابن الملقن نے عجالہ مین یون لکھا ہے کہ
مین کہتا ہون کہ یہہ بات یون نہین ہے یعنے ایسا نہین کہ اعضا کی دعاؤن کے لئے
کچھ اصل نہین ہے بلکہ اسکے واسطے بہت طریق ہین اور فضائل اعمال مین چندان
چوکسی نہین کی جاتی جیسا کہ رافعی کی اور وسیط کی حدیثون کی تخریج جو مین نے لکھی ہے
اُس مین اسکا بیان صاف صاف لکھا گیا ہے انتہی اور ایسا علامہ رملی نے نہایہ
مین اور علامہ جلال الدین محلی نے اپنی شرح منہاج مین اور دوسرے کئی بزرگون نے

اپنی تصانیف مین اسی موجب کیا ہے کہ فضائل اعمال کا لفظ ذکر کیا ہے کہ اس سے نفس
عمل مراد رکھا ہے کیونکہ یہہ بات ظاہر ہے کہ دعا ہر نفس عمل ہے نہ فضیلت کسی دوسرے
عمل کی اور جب سخاوی رحمہ اللہ علیہ نے دیکھا کہ دیلمی کی روایت کچھ ضعیف ہے
تب کئی باہتون سے اس کی تائید کی تاکہ اسکو قوت حاصل ہووے سو ان مین
سے پہلی بابت ابو العباس احمد بن ابی بکر رداد یمانی جو شافعی مذہب کے بہت
بڑے اماموں مین کے ہین انکی حدیث ہے کہ انھون نے خضر علیہ السلام سے
روایت منقطع کئی ہے دوسری بابت فقیہ محمد بن سعید خولانی رحمۃ اللہ تعالی کی حدیث
ہے جسکو اُنھون نے امام حسن رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے تیسری
بابت طاؤسی رحمہ اللہ کی حدیث ہے چوتھی بابت بڑے بڑے علماؤن کے تجربے
جیسے فقیہ محمد بن البابا اور شمس الدین محمد بن صالح مدنی جو مدینہ منورہ زادہا اللہ تعالی
شرفاً و تعظیماً کے امام اور خطیب تھے اب معلوم کیا چاہیئے کہ حدیث منقطع بھی حدیث
ضعیف کے اقسام مین سے ایک قسم ہے چنانچہ حدیث منقطع کے بیان مین اُس کا
ذکر موجود ہے شیخ محمد طاہر پٹنی مذکور نے اپنے تذکرۃ الموضوعات مین فرمایا ہے کہ
جب حدیث منکر کی روایت بہت سے جدے جدے طریقون سے آوسے تو وہ
نزدیک کی یعنے اعلی رتبے کی ضعیف کو پہنچتی ہے بلکہ بہت وقت حدیث حسن
کے درجے کو بھی پہنچتی ہے یہان شیخ محمد طاہر پٹنی رحمہ اللہ علیہ کا کلام
تمام ہوا تو جب حدیث منکر بہت سے طریقون کی روایت کے سبب سے حدیث
حسن کے درجے کو پہنچ سکے تو حدیث ضعیف اور حدیث منقطع تو بطریق اولی پہنچیگی
اور سخاوی رحمہ اللہ نے جو فرمایا ہے کہ ان حدیثون مین سے کسیکا مرفوع ہونا
صحت کو نہین پہنچا اور یہہ بھی فرمایا ہے کہ یہہ روایت ایسی سند سے آئی ہے کہ اُسمین
کئی راوی مجہول الحال ہین یعنے ان کا احوال معلوم نہین کہ وہ معتبر راوی ہین کہ

نہین تو سخاوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے اس کہنے سے یہہ ثابت نہین ہوتا کہ بیے یہہ حدیثین
موضوع یعنے جھوٹھی لوگونکی بنائی ہوئی ہین چنانچہ شیخ محمد طاہر پٹنی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب تذکرہ
تذکرۃ الموضوعات ہین علامہ شیخ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ کی کتاب لآلی سے نقل کرکر کہا
ہی کہ زرکشی رحمہ اللہ نے فرمایا ہی کہ ہمارا کہنا کہ لم یصح اور ہمارا کہنا کہ موضوع سو ان دونون
باتون مین بہت فرق ہی کیونکہ موضوع کہنے سے یون ثابت ہوتا ہی کہ وہ حدیث نہین سچ
بلکہ لوگون کی جھوٹھی بات بنائی ہوئی ہی اور لم یصح کہنے سے یہہ نہین ثابت ہوتا کہ وہ
حدیث نہین ہی بلکہ اتنا ہی معلوم ہوتا ہی کہ وہ حدیث ثبوت کو نہین پہنچی حقیقت مین حدیث
ہو تو ہو اور شیخ محمد طاہر پٹنی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہہ بھی فرمایا ہی کہ اگر اسناد حدیث کے
راویونمین سے کسیکا احوال مجہول ہو تو اس سے یہہ ثابت نہین ہوتا کہ اسکی روایت کی
ہوئی موضوع یعنے جھوٹھی بنائی ہوئی ہی کیونکہ ایسا ہو سکتا ہی کہ وہ راوی اچھا
معتبر ہو اور اسواسطے اسکی روایت ہوئی حدیث سچی ہو یہان شیخ محمد طاہر پٹنی رحمہ اللہ تعالیٰ
کا کلام پورا ہوا اور علامہ ملا علی قاری نے اپنی موضوعات مین جو کچھ لکھا ہی سو بھی اسی کو
ثابت کرتا ہی سو علامہ ملا علی قاری رحمہ اللہ کا کلام یہہ ہی کہ موذن سے کلمۂ اَشْهَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ سنتے ہی اپنی کلمے کی دونون انگلیونکو چومکر انگوٹھے کیطرف سے دونون
آنکھون پر پھیر لینا اور اُسکے ساتھ یہہ کہنا کہ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَضِيْتُ
بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا سو اسکی دیلمی نے کتاب
فردوس مین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہی کہ نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی ایسا کریگا اُسکو میری شفاعت ضرور ہوگی سو
سخاوی رحمہ اللہ نے کہا ہی کہ یہہ حدیث صحت کو نہین پہنچی اور شیخ احمد رداد بھی اپنی
کتاب موجبات الرحمہ مین اس حدیث کو ایسی سند سے لائے ہین کہ جس مین کئی راوی
مجہول الحال ہین اسکو حدیث منقطع کے طور پر خضر علیہ السلام سے روایت کیا ہی اور کہا

ہے کہ جتنی حدیثین اس بابت مین روایت کی جاتی ہین سو البتہ اونکا مرفوع ہونا صحت کو نہین پہنچا تو ملا علی قاری رحمۃ اللہ فرماتے ہین کہ مین کہتا ہون کہ جب اس فعل کا مرفوع ہونا جناب صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ تک ثابت ہوا تو عمل کرنے کے لئے اتنا بس ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ لازم پکڑو تم اپنے پر میرا طریقہ اور میرے خلیفے جو سیدھی راہ پر ہین اُنکا طریقہ یہان ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالی کا کلام پورا ہوا تو جب اس حدیث کا مرفوع ہونا جناب صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ تک ثبوت کو پہنچا تب اس فعل کا مندوب یعنے سنت ہونا ثابت ہوچکا پھر یہہ بدعت تو کہانسے ہوگا کیونکہ حدیث شریف مین وارد ہوا ہے کہ لازم پکڑو تم اپنے پر میرا طریقہ اور میرے خلیفے جو سیدھی راہ پر ہین اُنکا طریقہ اور محیط برہانی جو حنفی مذہب کی بڑی معتبر کتاب ہے اسمین لکھا ہے کہ بعضے علماؤن نے کہا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ماہ محرم کے دس دنون مین مسجد اقصیٰ کے پاس بیٹھے اور جناب صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ اُنکے پیچھے بیٹھے تب حضرت بلال رضی اللہ تعالی عنہ کھڑے رہکے اذان دینے لگے جب اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ تک پہنچے تب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ کے دُونون انگوٹھونکو اپنی آنکھونپر پھیرلیا اور کہا قرۃ عینی بک یا رسول اللہ ترجمہ ٹھنڈک ہو جیو میری آنکھونکی آپکے جمال مبارک سے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم پھر جب حضرت بلال رضی اللہ تعالی عنہ اذان سے فارغ ہوچکے تب پیغمبر صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابو بکر تمنے جیسا کیا ہے ویسا جو کوئی کریگا تو اُسکے دس ہزار کبیرہ گناہ بخشے اور معاف کئے جائینگے اور ایک روایت مین یون بھی آیا ہے کہ اللہ تعالی اُسکے سب گناہ بخشیگا خواہ نئے ہون خواہ پُرانے خواہ جان بوجھکر کئے ہون خواہ چوک بھول سے یہان محیط برہانی کی عبارت پوری ہوئی اور جامع الرموز جو حنفی مذہب کی فقہ کی معتبر کتاب ہے اسمین لکھا ہے کہ معلوم ہو جیو کہ مستحب ہے کہ جب کوئی اذان مین پہلے کلمۂ شہادت یعنے اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ

سنے تو کہے کہ صلی اللہ علیک یا رسول اللہ ترجمہ درود نازل کرے اللہ تعالیٰ تمپر ای پیغمبر
خدا کے اور جب دوسرے دفعہ بھی کلمہ شہادت سنے تو کہے قرۃ عینی بک یا رسول اللہ اور اس
پیچھے اپنے دونون انگوٹھون کے ناخن دونون آنکھون پر رکھکر ایسا کہے اللّٰہم متعنی
بالسمع والبصر ترجمہ ای خدا برخورداری دے اور نفع پہنچا مجھے کانون اور آنکھون
سے تو بیشک رسول خدا صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم اسکا ہاتھ پکڑ کر جنت مین لیجائینگے
یہان جامع الرموز کی عبارت تمام ہوئی اور حنفی مذہب کے فتاوی غرایب مین لکھا ہے کہ
جب موذن پہلے دفعے کہے کہ اشہد ان محمداً رسول اللہ تب سننے والا کہے صلی اللہ
علیک یا رسول اللہ اور جب دوسرے دفعے موذن یہی کلمہ کہے تب سننے والا کہے
قرۃ عینی بک یا رسول اللہ اور اپنے ہاتھ کے دونون انگوٹھون کو اپنی دونون آنکھوں پر رکھکر
کہے کہ اللّٰہم متعنی بالسمع والبصر اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو کوئی اذان مین
میرا نام سنے اور اپنے ہاتھونکے دونون انگوٹھے اپنی دونون آنکھون پر رکھے تو مین
اسکو قیامت کے دن صفون سے ڈھونڈھ نکالونگا اور اسکو ہاتھ پکڑ کے جنت مین لیجاؤنگا یہان فتاوائے غرایب کی عبارت تمام ہوئی ہے وہ روایتین بڑے
بڑے علماؤن کی زبان سے نقل کئی ہوئی ہین کہ جن پر مجھے اطلاع حاصل ہوئی ہے
تب جس کسی کو کوئی روایتین پسند نہ آوین اس پر لازم ہے کہ شارع یعنے خدائے
تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بابت مین کیا منع وارد ہوا ہے
اگرچہ ضعیف طریق سے ہووے سو بتا دیوے اور اللہ تعالیٰ نیک اور بہتر
جانتا ہے اور ہمارا رجوع اور بازگشت اوسی کی طرف ہونیوالا ہے اور مجھے
اس سے یہہ امید ہے کہ مجھے بخشے اور میرے گناہ معاف کرے اور جو میرے
دل یا زبان سے یا قدم یا انگلیون سے لغزش صادر ہوئی ہووے اس سبب کو بھی
معاف کرے اور بخشے اور میرا خاتمہ اچھے حال پر کرے اُس دن پر کہ جب نہ مال کام آئیگا

نہ بیٹے اور نہ ماں باپ کیونکہ اسکا کرم حلم مہربانی اور رحم سب سے بڑا ہے اور وہ بڑا احسان کرنیوالا ہے اور اللہ تعالیٰ درود و سلام نازل کرے اپنے بہترین مخلوقات محمد مصطفےٰ پر اور آنکی آل و اصحاب پر اور تمام اقسام و انواع کی حمد و ثنا کے لایق اور سزاوار فقط اللہ تعالیٰ ہے جو تمام عالم جن اور بشر اور ملک کا پالنے والا ہے

شرح الفاظ اصطلاحیہ

صحیح حدیث صحیح دو قسم کی ہے ایک صحیح لذاتہ اور دوسری صحیح لغیرہ تب صحیح لذاتہ اس حدیث کو کہتے ہین کہ جس مین یہہ تین شرطین پوری پائی جاوین ایک تو راویون کی عدالت یعنے روایت کرنیوالونکی پرہیزگاری دوسری اونکا ضبط اور یاد اور ہشیاری تیسری اس حدیث کے راویونکے نام سلسلے بند ایک کے پیچھے ایک آخر تک مذکور ہونا تو جس حدیث مین یہے تینون شرطین پوری پائی جاوین اُسکو حدیث صحیح لذاتہ کہتے ہین اور یہہ حدیث سب سے اعلیٰ درجے کی ہے اور صحیح لغیرہ اس حدیث کو کہتے ہین کہ جس مین یہہ سب شرطین ہون لیکن راوی کے فقط ضبط مین کچھ نقصان ہووے پر دوسرے کئی طریقون سے وہی حدیث آنیکے سبب اس نقصان کا عوض ہوا ہووے اور اس کا درجہ صحیح لذاتہ سے اترتا ہے اسناد اور سند حدیث کی روایت جن بزرگون سے آئی ہے انکے نام لے درلے سلسلے سے بیان کئے جاتے ہین تو اس سلسلے کو سند کہتے ہین اور اسناد کبھی تو اس سلسلے کو کہتے ہین اور کبھی اس سلسلے کے بیان کرنے کو منقطع اور مقطوع وہ حدیث ہے کہ جسمین صحابہ ہونکے نیچے کے درجے مین کسی ایک راوی کا نام اسناد مین چھوڑ دیا ہووے یا دو تین نام جدی جدی جگہہ سے چھوڑ دئے ہووین اور اس چھوڑ دینے کو انقطاع کہتے ہین اور صحابہ ہونکے نیچے کے درجے مین ایک ہی جگہہ سے دو تین نام چھوڑ دئے ہووین تو حدیث معضل کہتے ہین اور اگر راویون مین سے ایک یا زیادہ صحابی کا نام چھوڑ دیا

ہووے تواس حدیث کو مرسل کہتے ہین اور اسکے چھوڑ دینے کو ارسال کہتے ہین مرفوع
حدیث ہے کہ جسکی اسناد پیغمبر صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم تک پہنچی ہووے اور اگر فقط کسی صحابی
تک پہنچی ہووے تو اسکو حدیث موقوف کہتے ہین جیسے کہین کہ جناب صدیق رضی اللہ عنہ
نے ایسا کہا یا کیا یا انکے سامنے کسی نے کہا یا کیا اور اُنھون نے اُسپر کچھ انکار اور اعتراض
نہین فرمایا حسن حدیث بھی دو قسم کی ہے ایک تو حسن لذاتہ اور دوسری حسن لغیرہ حدیث
حسن لذاتہ وہ حدیث ہے کہ جسکے کسی ایک یا زیادہ راوی کے فقط ضبط مین نقصان ہو
اور دوسرے کئی طریقون سے وہی حدیث نہ آنیکے سبب اس نقصان کا عوض بھی نہ ہوا
ہووے تو یہہ قسم صحیح لغیرہ سے بھی اُتری ہے اور حسن لغیرہ وہ حدیث ہے کہ جسکے کسی ایک
یا زیادہ راوی کی عدالت مین یا جسکی اسناد متصل یعنے لے درلے آنیمین کچھ نقصان ہووے
یعنے بعضے راوی مذکور ہون اور بعضے مذکور نہ ہون لیکن دوسرے کئی طریقون سے وہی
حدیث آنے کے سبب اس نقصان کا عوض ہوا ہووے تو یہہ قسم حسن لذاتہ سے بھی اُتری
ہے ضعیف وہ حدیث ہے کہ جسکے کسی ایک یا زیادہ راوی کی عدالت مین یا جس حدیث
کی سند آخر تک لے درلے آنیمین کچھ نقصان ہووے کہ سند مین بعضے راوی مذکور نہووین اور
وہی حدیث دوسرے کئی طریقون سے بھی نہ آئی ہووے کہ جس سے وہ نقصان مٹ گیا
ہوتا اور وہ حدیث حسن لغیرہ کے درجے کو پہنچی ہوئی منکر جب وہ حدیثین ایک دوسری کے
مخالف آتی ہین اور دونونکے راوی عدالت یا ضبط مین ضعیف ہوتے ہین تب ان دونون
حدیثون مین سے جسکا راوی کم ضعیف ہوتا ہے اُسکو حدیث معروف کہتے ہین اور جس کا
راوی زیادہ ضعیف ہوتا ہے اسکو حدیث منکر کہتے ہین موضوع وہ حدیث ہے کہ جسکے کسی
ایک یا زیادہ راوی پر کسی حدیث کی روایت کرنیمین ساری عمر مین ایک دفعے بھی جھوٹھ
بولنا ثابت ہوچکا ہووے خواہ اس پیچھے اُس نے توبہ کئی ہو خواہ نہ کئی ہو یہہ سب بیان شیخ
عبد الحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی فارسی شرح مشکات کے مقدمے مین لکھا ہوا ہے فقط تنبیہ

حسن لغیرہ اور ضعیف کی جو شرح اوپر گذری ہی اس سے صاف صاف ظاہر ہوتا ہی کہ اذان مین اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا کلمہ سنتے ہوئے ہاتھونکے انگوٹھونکو چومکر آنکھون پر پھرانیکے باب مین جو حدیث آئی ہی اوسکی اسناد مین اگرچہ کئی راوی مجہول الحال ہین اس سبب سے ہم پورے عادل نہین کہہ سکتے اور اسکا ایک طریقہ حضر علیہ السلام سے آیا ہی سو بھی اگرچہ حدیث منقطع کے طور پر آیا ہی اور اسلئے وہ طریقہ اگرچہ تنہا تنہا اعتبار کئے پر ضعیف نظر آتے ہین لیکن وے سب کے سب طریقے اگر اکٹھے اعتبار کئے جاوین تو البتہ یہہ حدیث انگوٹھے چومکر آنکھو نپر پھرانیکی حسن لغیرہ ٹھہرتی ہی کیونکہ اُسپر حسن لغیرہ کی شرح درست اور ٹھیک بیٹھتی ہی کہ اسلئے کئی راویونکی عدالت ثابت ہونیمین نقصان ہی اور اسکی سند مین بعضے راویونکے نام بھی مذکور نہین ہوئے ہین لیکن یہی حدیث جدے جدے طریقون سے آنیکے سبب اس نقصان کا عوض ہوگیا ہی اور وہ نقصان بالکل مٹ گیا ہی تو جب یہہ حدیث حسن ٹھہر چکی تب فضائل اعمال تو کیا بلکہ سب احکام شرعی مین حجت اور دلیل ہونے کے قابل ہوئی چنانچہ شیخ عبد الحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مشکات شریف کی فارسی شرح کے مقدمے مین فرمایا ہی کہ حدیث ضعیف جب بہت طریقون سے آنیکے سبب حسن کے رتبے کو پہنچتی ہی تو حجت اور دلیل ہونیکے قابل ہوجاتی ہی اور یہہ بات جو لوگون مین مشہور رہوئی ہی کہ حدیث ضعیف فقط فضائل اعمال مین معتبر ہی اور اُسکے سوا دوسرے احکامونمین معتبر نہین تو اسکے معنے یے ہین کہ حدیث ضعیف آپ ہی اکیلی فضائل اعمال کے سوا دوسرے احکامون مین معتبر نہین لیکن جب وہی حدیث بہت طریقون سے آئی ہووے تب ان سب طریقونکا مجموع اسی حدیث ضعیف کو حدیث حسن کے رتبے کو پہنچا دیتا ہی اور اُسکو حسن کے حکم مین داخل کرتا ہی یہانتک کہ اس حدیث کو ضعیف کا حکم بالکل نہین رہتا چنانچہ ائمہ کرام رحمہم اللہ اس بات کو صراحتہ لکھ گئے ہین یہان شیخ عبد الحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا کلام

پورا ہوا اور اوسکی مثال یہہ ہے کہ شیخ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ وغیرہ علمائے متاخرین
رحمہم اللہ نے فرمایا ہے کہ جس حدیث مین آیا ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے
والدین شریفین اپنی وفات کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جینے ہوکر ایمان
لائے سو حدیث اگرچہ خود اپنی ذات سے ضعیف ہے لیکن علمائے متاخرین رحمہم اللہ نے
جب دیکھا کہ وُہ حدیث بہت طریقون سے وارد ہوئی ہے تب اُسکو صحیح اور حسن کے حکم
مین گنا چنانچہ یہہ بات بھی شیخ عبدالحق دہلوی رحمہ اللہ نے فارسی شرح مشکات کے باب
زیارۃ القبور مین لکھی ہے تب جو بات اس کتاب قسم۲ کے نیچے شیخ محمد طاہر پٹنی رحمہ اللہ
سے نقل کرکے لکھی ہے اسمین کوئی شک اور شبہہ باقی نہین رہا اور جو باتین قسم کے نیچے گذری
ہین کہ فضائل اعمال مین حدیث ضعیف پر بھی عمل کرنا درست ہے اور فضائل اعمال سے
خود عمل مراد ہین نہ اُنکی فضیلتین تو یہہ کہنا بر تقدیر تسلیم و تنزل ہے یعنے اگر ہم فرض کرین کہ یہہ
حدیث ضعیف ہے اور جدے جدے طریقون سے نہین آئی تو بھی فضائل اعمال مین حجت اور دلیل
پکڑنیکے لئے کافی ہے جناب مؤلف دامت برکاتہ کی یہہ مراد نہین کہ فی الحقیقت یہہ حدیث
ضعیف ہے اور کئی طریقون سے اگر حسن کے درجے کو نہین پہنچی ہے کیونکہ اگر یہی معنے مراد ہوتے
تو قسم ۱۳ کے نیچے کی عبارت نہ لکھتے بلکہ مولف دام برکاتہ کی رغبت تو ملا علی قاری کی رائے
کیطرف نظر آتی ہے کہ جب صدیق رضی اللہ عنہ تک اِس حدیث کا مرفوع ہونا ثابت ہوا
تو اسکے مستحب ہونیمین کوئی شک باقی نہین رہا پھر باوجود اِس ہدایت کے اگر کوئی گمراہ ہوکر
اسکے مشروع ہونیکا انکار اور اسکے بدعت ہونے پر اصرار کرے تو جدل مین جا پڑیگا
چنانچہ مشکات شریف کے باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ کی دوسری فصل مین آیا ہے کہ
وعن ابی امامۃ قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم اور روایت ہے ابی امامہ
رضی اللہ عنہ سے کہ انھون نے کہا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ما ضل قوم بعد ھدی
کانوا علیہ نہین گمراہ ہوئی اور رستا بھولی کوئی قوم ہدایت اور راہ پانے بعد کہ جسپر وُہ تھی

اِلَّا اُوتُوا الجدل مگر اُس قوم کا انجام یہی ہے کہ اسکو دیا گیا اور اسکو حاصل ہوا جدل اور
جدل کے معنے یہ ہین کہ بڑا جھگڑا اور کشتی لڑائی اور صرف نفسانیت محض اس ارادے
سے کہ اپنے باطل مذہب کو لوگو نمین پھیلاوے اور حق بات کو برباد دیوے ثمّ
قراء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھٰذہ الآیۃ اس پیچھے پڑھی پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے یہہ آیت کریمہ جو کافرون کے جدل اور نفسانیت کی بابت وارد
ہی مَا ضَرَبُوہُ لَکَ اِلَّا جَدَلاً بَلْ ھُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ اُسکے معنے نیچے آتے ہین رواہ
احمد والترمذی وابن ماجہ اوسکو روایت کیا ہے امام احمد حنبل اور ترمذی اور
ابن ماجہ رحمہم اللہ نے اب معلوم ہووے کہ اس آیت کریمہ کے نازل ہونے کا سبب
یہہ ہے کہ جب یہہ آیت کریمہ نازل ہوئی کہ اِنَّکُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ
حَطَبُ جَھَنَّمَ یعنے بیشک تم اور وہ چیز کہ جسکی تم پرستش کرتے ہو اللہ کو چھوڑکر دوزخ
کی لکڑیان ہو تب کفار خوش ہوئے اور بڑی دھوم مچاکر کہنے لگے کہ ہمارے بُت تو
عیسی علیہ السلام سے بہتر نہین ہین اور نصاریٰ تو عیسی علیہ السلام کی پرستش کرتے ہین تب
اس آیت کے مضمون کے موافق عیسی علیہ السلام بھی دوزخ مین جائینگے تب اگر ہمارے
بت بھی اُنکے ساتھہ دوزخ مین جاوین تو ہمکو کچھہ پروا نہین بلکہ ہم راضی ہین اسلئے
خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَا ضَرَبُوْہُ لَکَ اِلَّا جَدَلاً بَلْ ھُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ
یعنے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفارون نے جو یہہ بحث تم سے کئی
ہے سو نہین کئی ہے مگر بطور جدل اور خصومت کے کیونکہ وے لوگ
کج بحث ہین اسواسطے کہ اُن کو اچھی طرح معلوم ہے کہ عقل والون کیواسطے
عرب کے محاورے مین لفظ مَن آتا ہے کہ جسکے معنے ہوتے ہین جو شخص یا جو لوگ
اور یہان وَمَا تَعْبُدُوْنَ مین تو لفظ مَا آیا ہے سو یہہ بے عقلون کیلئے استعمال
مین آتا ہے اور اُسکے معنے ایسے ہوتے ہین اور وہ چیز کہ جسکی تم پرستش کرتے ہو تب

اس آیت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تو دوزخ مین جانا بالکل نہین سمجھا جاتا علاوہ اسکے حضرت نے فرمایا
تو عقل والونمین سے ہین عقل والے جیسے فرشتے آدمی اور جن اور بے عقل جیسے جھاڑ پانی پتھر قطعہ
سب تقریر شیخ عبدالحق دہلوی رحمہ اللہ کی فارسی شرح مشکات مین حدیث مذکور کی شرح
مین موجود ہی اللہ تعالیٰ اس فقیر کو اور سب مسلمانون کو ہدایت نصیب کرے اور
جدل تعصب اور نفسانیت سے بچاوے آمین ثم آمین وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَ
الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ
خاتمہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مُصَلِّيًا وَّمُسَلِّمًا رسالہ تائید الالہ کا تمام ہوا اور یہان ہم تائید الحق کی
جلد اوّل بھی تمام کرتے ہین اور اُسکی تصحیح فہرست وغیرہ آخر دو ورق مین چھاپکر ناظرین
کی خدمت فیضدرجت مین بھیجینگے باللہ التوفیق تاریخ بیسوین ذیقعدہ ۱۲۶۶ہجریہ مقدسہ
مطابق ۱۸۹۰ء در مطبع فضل الدّین کھمکر مطبوع شد

باب دُوم صلوٰۃ کے بیان مین

رسالہ نظام الاسلام کا منتخب اس زمانے کے بعضے لوگ فقہ کے مسئلون کو خلاف
حدیث تصور کرکے عوام کو بہکاتے ہین اور فقہا کی بہ نسبت حقارت کے کلمات زبان
پر لاتے ہین اور ائمہ کی تقلید سے بداعتقاد عمداً بناتے ہین خصوصاً امام ابو حنیفہ کی فقہ
سے روگردان کراتے ہین اسلئے علمائے دینداروفقہائے نیک کردار نے اس رسالہ مین کہ نماز کن
اعظم ہی دینکا اوسکے مسائل کو قرآن اور حدیث سے مدلل کیا اور حنفی مذہب کی حقیقت ظاہر
کیا اور مقلد کے تئین اپنی سمجھ کے موافق قرآن وحدیث سے آپ مسئلہ نکالکر اسپر عمل نکرنے کی
وجہونکو بیان کرکے بمہر و دستخط اپنے درست کردیا کہ لوگ اُسکو پڑھکر دین کے امور مین
مضبوط ہوجاوین اور اپنے مذہب پر قایم رہین پھر کسی کے بہکانیسے نہ بہکین

چھاپے خانے کا نام مطبع احمدی ۱۲۵۸ھ